Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نیو ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش ۱۶ فروری ۱۹۸۰ء	نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں ۱۴ تبلیغ کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم حضور کو صحت و عافیت سے اپنے حفظ و امان میں رکھے اور تائید غیبی سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں۔

مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ والدہ مکرمی غلام احمد صاحب عطا وکیل الزراعت بہت بیمار ہیں۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے ہیں۔ ساری زندگی قرآن مجید اور عربی کی تعلیم دیتے ہوئے گزری۔ احباب جماعت اور خاص طور پر بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیمی کلاس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ سے مستقل تعلیمی کلاس کا اجرا کر رہی ہے جو ہر جمعہ کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں بعد نماز جمعہ ہوا کرے گی۔ اس کلاس میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر سکھائی جائے گی۔ اس کے علاوہ سوالات کے جوابات بھی دیئے جائیں گے تمام خدام اور اطفال سے گزارش ہے کہ اس تعلیمی کلاس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کثرت سے اس میں شامل ہونے کی توفیق دے۔

ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

• مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب (پریذیڈنٹ جماعت قاضی احمد) برین ہیمرج اور دل کے عارضہ سے گزشتہ تین ہفتوں سے بیمار ہیں بغرض علاج انہیں نواب شاہ ہسپتال سے کراچی لایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ تا اللہ تعالیٰ کامل شفایابی عطا فرمائے۔

سید سعید خالد کراچی

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو مال دیا جاتا ہے اس میں کئی گنا برکت دی جاتی ہے

(۱) "میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے۔ اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے۔ وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دونگا۔ دنیا ہی میں اُسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۹۳، ص۳۹۴)

(۲) "میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا جو وہ ضروری مدّوں میں دے سکتا ہے دے۔ وہ آدمی جو تھوڑا تھوڑا چندہ دے مگر باقاعدہ۔ اس سے بہتر ہے جو زیادہ دے مگر گاہے گاہے دے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۴۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

۱۶ تبلیغ ۱۳۵۹ھش

اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشان اور انکی قدر دانی کا طریق

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اُن بنیادی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کی وجہ سے انسان دوزخ کا مستحق قرار پاتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰىھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ (یونس آیات ۸-۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور پھر جو لوگ ہمارے (ظاہر کردہ) نشانوں کی طرف سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانا ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً دوزخ کی آگ ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین ایسی بنیادی خرابیوں کا ذکر کیا کہ جب وہ کسی فرد یا قوم میں جڑ پکڑ لیں تو پھر وہ فرد یا وہ قوم ایسی بداعمالیوں میں ملوث ہوتی چلی جاتی ہے کہ جن کے نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتی ہے ان میں سے پہلی بنیادی خرابی ہے آخرت کا انکار۔ دوسری بنیادی خرابی ہے دنیا اور اس کی زینتوں میں حد سے زیادہ استغراق۔ تیسری بنیادی خرابی ہے اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں سے بے اعتنائی اور غفلت۔ یہ تینوں بنیادی خرابیاں ایسی ہیں کہ ہر قسم کے معاصی اور اور اعمالِ بد انہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں جب انسان آخرت کا منکر ہو جائے اور دنیا اور دنیا کے فانی اور آنی عیش و آرام کو ہی اپنا مقصود بالذات بنا لے اور جب خدا تعالیٰ اسے اس کی گمراہی سے آگاہ کرنے کے لئے اپنے نشان ظاہر فرمائے تو وہ انہیں خاطر میں نہ لائے اور ان سے غفلت کا سلوک کرے تو پھر وہ اپنے اوپر کسی قسم کی دینی یا اخلاقی پابندی عائد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ سراسر بے قید زندگی گذارنے کا عادی ہو جاتا ہے اور قسم ہا قسم کے معاصی میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو غضب الٰہی کا مورد بنا لیتا ہے۔ اب اگر ایسے شخص کا ٹھکانا دوزخ نہ ہو تو اور کیا ہو۔

بنیادی خرابیوں کے ضمن میں فی الوقت ہم علی الخصوص جس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آیات الٰہی (یعنی اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں) سے غفلت برتنا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی بنیادی خرابی ہے جو انسان کو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنا چھوڑتی ہے۔ وہ لوگ جو خدائی آواز پر کان نہیں دھرتے اور آسمانی صداقت پر سرے سے ایمان ہی نہیں لاتے فی الاصل وہی آیات الٰہی سے بھی غفلت برتتے ہیں وہ انہیں سرے سے خاطر میں ہی نہیں لاتے۔ اور انہیں جھٹلاتے اور ان کی تحقیر کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ یہ تو وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ کے مصداق ہوتے ہی ہیں۔ اس کے علاوہ غفلت کی ایک قسم اور بھی ہے جو نادانستگی میں بعض مومنوں سے بھی سرزد ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ آیات الٰہی کی وہ قدر نہیں کرتے جو انہیں کرنی چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے ایمان میں کمزوری آنے لگتی ہے اور ہوتے ہوتے وہ ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور اس طرح خسر الدنیا والآخرہ کے وہ بھی مصداق بن جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نشانات الٰہی کی قدر کرنے پر بہت زور دیا ہے اور مومنوں کو ان کی قدر کرنے کے طریق سے بھی آگاہ کیا ہے چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ حقیقی مومن آیات الٰہی سے کبھی غفلت نہیں برتتے فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝" (الفرقان آیت ۷۴)

ترجمہ:۔ اور (اللہ کے حقیقی بندے تو وہ لوگ ہیں کہ) جب انہیں ان کے رب کے نشان یاد دلائے جائیں تو وہ ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے (یعنی وہ ان سے غفلت نہیں برتتے)

بلکہ وہ ان کی کماحقہ قدر کرتے ہیں اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ نشانات الٰہی کے ظہور پر ان کے دل جذباتِ تشکر سے لبریز ہیں اسی لئے وہ پہلے سے بڑھ کر اعمال صالحہ بجا لانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آیات الٰہی یاد دلائے جانے پر مومنوں کے ردّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝" (السجدہ آیات ۱۶-۱۷)

ترجمہ:۔ ہمارے نشانوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان نشانات کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے اور ان کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے) اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

آیات الٰہی کی اس رنگ میں قدر دانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے عظیم الشان فضلوں سے نوازتا ہے کہ جن کا وہ تصوّر بھی نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان پر ہونے والے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:۔

"فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (السجدہ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان (یعنی آیات الٰہی کی حقیقی قدر کرنے والے مومنوں) کے لئے ان کے اعمال کے بدلہ کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں کی صحیح معنوں میں قدر کرنے کے نتیجہ میں انسان اجر بے حساب کا مستحق قرار پاتا ہے وہاں آیات الٰہی کی ناقدری اور ان سے غفلت کا انجام بہت ہولناک ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشانات الٰہی کی بے ادبی کے ہولناک انجام سے بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو میں سچ کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی آیات کی بے ادبی مت کرو اور انہیں حقیر نہ سمجھو کہ یہ محرومی کے نشان ہیں اور خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا......

مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ جس حال میں خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ اس نے ہر قوم کے متعلق نشانات دکھائے، جلالی اور جمالی ہر قسم کے نشانات دیئے گئے، پھر ان کو ردّی کی طرح پھینک دینا یہ تو بڑی ہی بدبختی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد بننا ہے۔

جو آیات اللہ کی پرواہ نہیں کرتا وہ یاد رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ عقلمند خدا ترس ان کو شناخت کر لیتا ہے اور ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے لیکن جو فراست نہیں رکھتا اور خدا کے خوف کو مدنظر رکھ کر اس پر غور نہیں کرتا وہ محروم رہ جاتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء)

پس ایمان کی حفاظت کے لئے ازبس ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں کے بارہ میں غفلت نہ برتی جائے بلکہ خدائی احکام کے بموجب ان کی پوری پوری قدر کی جائے اور قدر کا طریق جیسا کہ قرآن مجید کی محولا بالا آیات سے ظاہر ہے یہی ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اعمال صالحہ بجا لائے جائیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہی اس لئے کئے جاتے ہیں کہ تا مومنوں کا ایمان بڑھے اور نیک بجا لانے اور سابق بالخیرات بننے میں ان کا قدم آگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا درخشندہ ثبوت

مکرم خلیل احمد صاحب - دفتر وقفِ جدید ربوہ

۲

علم تاریخ وسیرت

اللہ تعالیٰ نے علم تاریخ کا حضورؓ کو اتنا علم عطا فرمایا تھا۔ کہ آپ ایک دور کے حالات پڑھ کر فوراً بتا دیتے کہ یہ واقعہ غلط ہے۔ اور بہت سی متضاد روایات میں سے فوراً صحیح روایت اخذ کر لیتے تھے حضورؓ نے علمِ تاریخ اور سیرت پر جو کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ وہ اپنی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتی ہیں۔

۱۔ اسوہ کامل۔ ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان۔ ۳۔ اسوۂ حسنہ۔ ۴۔ پیارا نبیؐ۔ ۵۔ سیرت خیر الرسلؐ۔ ۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی تعلیم۔ ۷۔ نبیوں کا سردارؐ۔ ۸۔ سیرت النبیؐ (آپ کے مضامین الفضل کا مجموعہ)۔ ۹۔ ہمارا رسولؐ۔ ۱۰۔ عہد کا رسولؐ۔ ۱۱۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ ۱۲۔ وہی ہمارا کرشن۔ ۱۳۔ دیباچہ تفسیر القرآن۔ ۱۴۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی موازنہ مذاہب اور سیرت حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ اس عظیم الشان تصنیف پر کئی متعصب مستشرقین بھی آپ کو دادِ تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ مشہور مستشرق اے۔ جے۔ آر۔ بیری نے لکھا:-

"اس کتاب کو اسلامی علم و فضل کا حقیقی شاہکار قرار دینا مبالغہ نہ ہوگا"

اسی طرح مسٹر رچرڈ بیل نے اسے ایک عظیم الشان کارنامہ قرار دیا۔

اسلام میں اختلافات کا آغاز ایک مقالہ ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کی درخواست پر ۱۹۱۹ء میں ارشاد فرمایا۔ اس مقالہ میں حضور نے تاریخ اسلام کے ایک انتہائی المناک اور دردناک دور کے حالات کا محققانہ تجزیہ کیا۔ جو بالآخر حضرت عثمانؓ کی شہادت پر منتج ہوا۔ اس جلسے کی صدارت سید عبدالقادر صاحب ایم اے نے کی تھی۔ تقریر کے بعد انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں فرمایا:-

"حضرات میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج شام کو جب میں ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں۔ لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفلِ مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی اور بجلی کے لیمپ کی روشنی (جو اوپر آویزاں تھا) میں ہے۔

حضرات جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم لوگ ہوں گے جو اس ادق باب کو بیان کر سکیں۔ میرے خیال میں تو لاہور میں بھی کوئی شخص نہیں ...... میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست علمیت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند لگ جائیں"

(الفضل ۸ مارچ ۱۹۱۹ء)

علمِ اقتصادیات

بیسویں صدی میں امیر اور غریب کے درمیان طبقاتی کشمکش کا ایک بڑا سبب اقتصادی ناہمواری ہے۔ حضورؓ نے اس اہم موضوع پر جماعت احمدیہ کی بالخصوص اور دنیا کی بالعموم نہایت شاندار طریقے سے راہنمائی فرمائی۔ اس موضوع پر حضورؓ نے جو کتب تصنیف فرمائیں وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ زمینداروں کی اقتصادی مشکلات۔
۲۔ اسلام اور ملکیتِ زمین۔
۳۔ نظامِ نو۔
۴۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔

اسلام کا اقتصادی نظام حضورؓ کی وہ معرکہ آراء تقریر ہے جو حضور نے ۱۹۴۵ء میں احمدیہ ہوسٹل میں فرمائی۔ جس میں بہت سے مختلف مذاہب کے احباب بھی شریک تھے۔ اس تقریر میں حضورؓ نے قرآن کریم کے پیش کردہ اقتصادی نظام کو بیان فرمایا اور ثابت کیا کہ اسلام کا پیش کردہ اقتصادی نظام ہی سب سے ارفع اور اعلیٰ ہے اور یہی نظام دنیا میں پائیدار عالمی امن کا ضامن ہے۔ اس کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اقتصادی ماہرین نے اس کو پسند کیا ہے۔ اس جلسہ کی صدارت مسٹر رام چند مچندہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے کی تھی۔ تقریر کے بعد انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا:-

"میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر آپ نے اس وقت سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج رات حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے"

(پیش لفظ اسلام کا اقتصادی نظام)

تبلیغی تصنیفات

زندہ جماعتوں کی سب سے بڑی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان میں آگے کی طرف حرکت جاری رہتی ہے۔ اسلام کو اس وقت تک دنیا میں وسعت حاصل ہوتی رہی جب تک اس کے ماننے والے تبلیغ کے میدان میں سرگرمِ عمل رہے۔ جب مسلمانوں نے اس میں سستی دکھائی اسلام کی ترقی رک گئی اور مسلمان تنزل کا شکار ہو گئے۔ جماعت احمدیہ ایک مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے جو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک اسلام کو غالب کرنے کے لئے عظیم جہاد میں مصروف ہے اور یہ ثابت کر دینا چاہتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ دلوں کو فتح کرنے کے نتیجہ میں اسے وسعت نصیب ہوئی ہے۔ یہ ایک عظیم مقصد ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقاریر اور کتب کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی صداقت کو واضح طور پر اور مدلل رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرمائیں:-

۱۔ تحفۃ الملوک۔ ۲۔ تقریر سیالکوٹ۔ ۳۔ تحفہ شہزادہ ویلز۔ ۴۔ پکارنے والے کی آواز۔ ۵۔ اللہ کی مدد صرف صادقوں کے ساتھ ہے۔ ۶۔ تقریر دلپذیر۔ ۷۔ تحفہ لارڈ ارون۔ ۸۔ تبلیغ ہدایت۔ ۹۔ تقریر شملہ۔ ۱۰۔ چشمۂ ہدایت۔ ۱۱۔ سرزمین کابل کا تازہ نشان۔ ۱۲۔ خدا تعالیٰ کے قہری نشان۔ ۱۳۔ صادقوں کی روشنی کون روک سکتا ہے۔ ۱۴۔ دعوت الامیر۔ ۱۵۔ ساڑھے چار لاکھ مسلمان ارتداد کے لئے تیار۔ ۱۶۔ پیغام مسیح۔ ۱۷۔ ایک صاحب کے پانچ سوالوں کا جواب۔

سیاسیات

جماعت احمدیہ بنیادی طور پر ایک مذہبی جماعت ہے سیاسیات سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مگر جب کبھی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مسئلہ اٹھا تو جماعت احمدیہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ تقسیم ہندوستان سے قبل جب مسلمان سیاسی لیڈر ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشاں تھے اور ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ لگایا جا رہا تھا۔ ان حالات میں حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانوں کے حقوق کے لئے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش اور جدوجہد فرمائی وہ تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ مطالبۂ پاکستان کے سلسلہ میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور بھرپور حمایت کا اعلان فرمایا تو اس وقت بعض ہندو اخبارات نے تحریر کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ کابل جیسا سلوک ہوگا۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔ "ہم اس لئے مطالبۂ پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں کہ مسلمان حق پر ہیں۔ خواہ وہ اس سے بڑھ کر ہمارے ساتھ سلوک کریں۔ ہم ان کے جائز مطالبہ کی حمایت کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ حضور نے اہلِ کشمیر کے حقوق کی بحالی کے لئے زبردست جدوجہد فرمائی۔ حضور کی مساعئ جمیلہ کے نتیجے میں آخر اہلِ کشمیر کو بہت سے حقوق مل گئے۔ مندرجہ ذیل کتب حضرت مصلح موعودؓ کی سیاسی فہم و فراست کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۱۔ ایک سیاسی لیکچر۔ ۲۔ اساس الاتحاد۔ ۳۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ ۴۔ تحریک اتحاد۔ ۵۔ ترکی کا مستقبل۔ ۶۔ اسلام کا آئینِ سیاسی۔ ۷۔ آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک نظر۔ ۸۔ امام جماعت احمدیہ کا اہم پیغام اہلِ ہند اور پارلیمنٹری کمیشن کے نام ۹۔ آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی۔ ۱۰۔ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ ۱۱۔ آل انڈیا کمیٹی اور احرار اسلام۔ ۱۲۔ حالاتِ حاضرہ کے متعلق امام جماعت احمدیہ کا فرمان۔ ۱۳ تا ۲۰۔ اہلِ کشمیر کے نام سلسلہ وار آٹھ خطوط۔ ۲۱، ۲۲۔ برادرانِ کشمیر کے نام میرا پہلا پیغام دوسرا پیغام۔ ۲۳۔ ۲۴۔ برادرانِ کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کا مکتوب اوّل و دوم۔ ۲۵ تا ۲۶۔ ضروری اعلان متعلق کشمیر ۱، ۲۔ ۲۷۔ چٹھی بنام اہلِ کشمیر۔ ۲۸۔ ترک موالات اور احکامِ اسلام۔ ۲۹۔ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض۔ ۳۰ تا ۳۴۔ کمیونزم اور ڈیموکریسی۔ ۳۵۔ ہیمونزم (ریڈ کلف) ۳۶۔ قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں۔ ۳۷۔ کشمیری لیڈر مسٹر عبداللہ کی گرفتاری اور اہلِ کشمیر کا فرض۔ ۳۸۔ معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ۔ ۳۹۔ ہندوستان کے امتحان کا وقت۔ ۴۰۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا مکتوب مسئلہ ذبیحہ گائے کے متعلق۔ ۴۱۔ ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریقِ عمل۔ ۴۲۔ ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل۔ ۴۳۔ سائمن کمیشن کی رُوح۔ ۴۴۔ مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ۔

ان تمام معرکہ آراء کتب میں سے ایک تصنیف "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" کے متعلق بعض افراد کے تبصرے درج ذیل ہیں:۔

۱۔ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال فرماتے ہیں:۔

"تبصرہ کے چند مقامات کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ نہایت عمدہ ہے۔"

۲۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد علی گڑھ لکھتے ہیں:۔

"میں نے جناب کی کتاب نہایت دلچسپی سے پڑھی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی یورپ میں بہت اشاعت فرمائیں۔ ہر ایک ممبر پارلیمنٹ کو ایک ایک نسخہ ارسال فرمایا جائے۔"

۳۔ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم اے ایل ایل بی لکھتے ہیں:۔

"میری رائے میں سیاسیات کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں ان میں کتاب ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل بہترین تصانیف میں سے ہے۔"

۴۔ سید حبیب احمد صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست لکھتے ہیں:۔

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے میدانِ تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے۔ اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو لانے میں آپ نے جس اصول و طریقِ عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔ آپ کی سیاسی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے مدلل بحث کر کے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق مدلل استدلال سے یہ کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابلِ قدر اور قابلِ تعریف کام کیا ہے۔"

(روزنامہ سیاست ۳ ستمبر ۱۹۳۰ء)

۵۔ اخبار انقلاب رقم طراز ہے:۔

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے یہ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے انجام دیا۔"

(انقلاب ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء)

۶۔ مولانا محمد علی صاحب جوہر لکھتے ہیں:۔

"ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلافِ عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی درجہ سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدماتِ اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء)

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے خود فرمایا:۔

"سر فضل حسین صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ آپ سیاست میں کیوں دخل نہیں دیتے۔ مولوی فضل الحق صاحب سابق وزیر اعظم بنگالی اور عبداللہ سہروردی صاحب نے کہا کہ ہم آپ کے سیاسی مرید ہیں۔ اور ڈاکٹر محمود صاحب نے میرے ایک سیاسی رسالہ کا ذکر کر کے کہا کہ میں اسے ہر وقت جیب میں رکھتا ہوں۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیاسی امور میں بھی ہمیشہ میرا مشورہ ٹھیک ثابت ہوا۔ جب دہلی کی خلافت کانفرنس ہوئی تو مجھے بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ میں نے ایک رسالہ لکھ کر تقسیم کرانے کے لئے بھیج دیا۔ اور اس میں بعض مشورے اس تحریک کی کامیابی کے لئے دیئے مگر اس وقت کے کارپردازوں نے ان پر توجہ نہ کی اور عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر وفات سے کچھ عرصہ قبل مولانا شوکت علی صاحب مجھ سے ملے تو انہوں نے بتایا کہ فلاں فلاں وجہ سے ہماری تحریک فیل ہوگئی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے فلاں فلاں مشورہ آپ لوگوں کو دیا تھا۔ اگر آپ ان پر عمل کرتے تو آج ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ انہوں نے افسوس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ مجھے آپ کا وہ رسالہ نہیں ملا۔ سو اللہ تعالیٰ نے سیاسیات میں بھی مجھے راہنمائی کی توفیق دی۔"

(تقریر لدھیانہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء)

خاکسار نے صرف چند علوم کا ذکر بطور نمونہ کیا ہے ورنہ دنیا کا کوئی بھی ایسا علم نہیں جس پر حضور نے روشنی نہ ڈالی ہو اور دنیا سے اپنی علمیت کا لوہا نہ منوایا ہو۔ کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ آپ کو خود اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا تھا۔

تصحیح

الفضل محررہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ء میں طبع شدہ وصایا میں سے مسل ۲۴۳۱۹ کے زیر شائع ہونے والی وصیت میں دفتر کی غلطی کے باعث بعض باتیں غلط شائع ہو گئی ہیں۔ جائیداد کی تفصیل میں "زمین سفیدہ بردکان واقع کوٹلہ قاسم خان" لکھا گیا ہے۔ اصل میں "زمین سفید برائے مکان واقع کوٹلہ قاسم خان" ہے۔ گواہوں میں سے پہلے گواہ کی سکونت کیر بانوالہ کی بجائے کیرانوالہ اور دوسرے گواہ کی سکونت کیریانوالہ کی بجائے گکرالی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط ۱۹

سمندر اور قرآن حکیم

سمندر اور غذا

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ)

(۲)

عام طور پر تجارتی پیمانے پر جو مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں ان میں سے نصف بیکار تصور ہوتی ہیں اور واپس سمندر میں پھینک دی جاتی ہیں لیکن آٹے کی تیاری کے لئے انہیں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور پوری مچھلی اس کام میں استعمال ہوتی ہے آٹے کی تیاری کے دوران مچھلی کو پوری طرح پاک صاف کر لیا جاتا ہے۔

اس وقت گندم۔ چاول، مکئی وغیرہ کی صورت میں جو اجناس بطور غذا استعمال ہوتی ہیں ان میں تمام ضروری غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے البتہ پیٹ بھرنے کا سامان ایک حد تک ہوتا ہے لیکن جہاں یہ ضروری ہے کہ غذا کی مقدار کو بڑھایا جائے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی غذائی قدر کو بھی بڑھایا جائے۔ دنیا کے بیشتر حصے میں غذائیں متوازن نہیں اور لوگ مختلف عوارض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر سمندری غذا وافر مقدار میں دستیاب ہونے لگے تو غذائی قدر میں قابل لحاظ اضافہ ہوسکتا ہے اس کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے حکیمانہ انداز میں اشارہ فرمایا ہے۔ ایک دفعہ کسی شخص نے حضورؐ سے سمندر کے پانی کے بارے میں استفسار کیا تو حضورؐ نے فرمایا۔

هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ - یعنی اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے سوال صرف پانی کے بارے میں کیا گیا تھا لیکن جواب میں اس کے مردار کی حلت کا بھی ذکر کر دیا گیا۔ یہ اضافہ بلا حکمت نہیں۔ اس میں یہی بتلایا گیا ہے کہ بحری غذا بہت مفید ہے اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

مچھلیوں کے علاوہ سمندری کاہی بھی بطور غذا اور دوسرے اغراض کے لئے استعمال ہوسکتی ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ بحری کاہی کے جو ست یا نچوڑ نکالے جاتے ہیں وہ غذاؤں دواؤں اور کپڑے کی صنعت میں چالیس مختلف طریقوں پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور محققین کا خیال ہے کہ ان کے استعمال میں مزید توسیع ہوتی جائے گی۔ یہ نچوڑ ہر قسم کی غذاؤں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً آئس کریم میں۔ پنیر میں، حلووں میں، دودھ چاکولیٹ آمیزے میں پھر سلاد کے ساتھ اور جیلی کی شکل میں بھی اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بحری کاہی میں کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، معدنی اجزاء اور کئی حیاتین (VITAMINS) ہوتی ہیں۔ ناروے، برطانیہ، اور جرمنی میں کاہی کو پیس کر "صحت افزا" روٹیوں میں نانبائی اس کی آمیزش کرتے ہیں تاکہ روٹی کی غذائی قدر میں اضافہ ہو پھر جانوروں کی غذاؤں میں بھی ملاتے ہیں اس کے علاوہ فصلوں کے لئے بطور کھاد کے بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فی الوقت کاہی کی فصل تیار کرنے میں بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ اس کی تیاری پر لاگت کافی آتی ہے۔ اگر اسے کم کیا جاسکے تو جس قدر بحری کاہی دستیاب ہوسکتی ہے وہ بے حساب ہے۔ نوواسکاٹیا (NOVA SCOTIA) میں ایک تجربہ کے دوران یہ معلوم ہوا کہ ۲½ ہزار ایکڑ سمندری رقبہ میں ۸۰ ہزار ٹن بحری کاہی حاصل ہوئی بعض جگہ تو پیداوار کی شرح ۵۷ ٹن فی ایکڑ بھی رہی۔

بحری کاہی کی ایک قسم کلورائڈ ہے جس کی کاشت بہت حوصلہ افزا ہے یہ ایک خوردبینی پودا ہے جو بڑی تیزی سے بڑھتا ہے بشرطیکہ شمسی توانائی کافی مقدار میں دستیاب ہو اگر ہم تالاب کے پانی میں فاسفورس اور نائٹروجن کے مرکبات بطور کھاد ملا دیں اور پمپ کے ذریعہ اس میں سے کاربن ڈائی اکسائڈ گیس گذاریں تو حرارت اور روشنی مناسب مقدار میں موجود ہونے کی صورت میں اس کی فصل تین دن میں تیار ہو جاتی ہے جب کہ مکئی کی تیاری کے لئے ۹ سے ۱۳ ہفتے درکار ہوتے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس طریق پر فی ایکڑ ۷ ٹن خشک سبزی حاصل کی جاسکتی ہے جب کہ گندم کی پیداوار ایک یا دو ٹن فی ایکڑ سے زیادہ نہیں ہوتی پھر گندم میں پروٹین کی مقدار ۱۲ فیصد ہوتی ہے جب کہ کلوریلا میں وہ ۵۰ فیصد ہوتی ہے اور اس طرح اس کی غذائی قدر گوشت کے برابر ہوتی ہے اب ایک سفید رنگ کی الگا تیار کی گئی ہے جس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اسے خشک کر لیا جائے تو وہ آٹے کی طرح ہو جاتی ہے اس سے روٹی بھی تیار ہوسکتی ہے اور کیک وغیرہ بھی بن سکتے ہیں پھر اس میں گوشت یا ترکاری کا ذائقہ بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔

قدرتی طور پر جو کاہی سمندر میں پیدا ہوتی ہے اس کی مقدار بھی مناسب ماحول میں ۶ ٹن فی ایکڑ ہو جاتی ہے جب کہ بہترین چراگاہوں سے دو ٹن فی ایکڑ سے بھی کم خشک گھاس حاصل ہوتی ہے۔ روس میں یہ کاہی جانوروں کی غذا میں استعمال ہونے لگی ہے رکھنے کے قابل الگا کی بھی کم و بیش ۷۰ اقسام ہیں ان میں سے بعض کھانا پکانے کے کام آتی ہیں اور بعض دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی کیمیائی اشیاء مثلاً "فطرس الکحل یا ایتھر، سرکہ، نائٹرو سیلولوز، نشاستہ گوند بنانے والے مادے مثلاً" اگار اگار (AGAR AGAR) ان سے تیار کئے جا رہے ہیں۔

سمندر سے غذائی استفادہ کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ سمندر کے پاس پانی میں ہی سبزی، ترکاریاں اور مفید پودے اگائے جائیں شاید بہتوں کے لئے یہ بات عجیب ہو کہ سمندر میں بھی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں لیکن اب عملاً ایسا کیا جا رہا ہے۔ امریکی فوج جب دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان میں متعین کی گئی تو اس کی ہنگامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا اور سمندر میں ترکاریاں اگائی گئیں کیونکہ جاپان میں قابل کاشت زمین بہت تھوڑی ہے۔ اسی طرح کوریا کی جنگ میں سارا ملک میدان جنگ بنا ہوا تھا وہاں یہ انتظام کہاں کیا جاسکتا تھا کہ فوج کے لئے عام طریق پر غذائی ضروریات فراہم کی جائیں اس لئے بحرالکاہل کے مختلف جزیروں میں لاکھوں پونڈ ترکاری اس طریق پر اگائی جاتی تھی اور پھر ہوائی جہازوں کے ذریعہ انہیں فوج تک پہنچایا جاتا تھا۔ غرض سمندر غذائی مسئلہ کو موثر رنگ میں حل کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ اس طرف پوری توجہ کی جائے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار کے نہایت ہی شفیق اور بڑے بھائی چوہدری عبدالرحمان بہلول پوری حال ربوہ محلہ دارالرحمت ۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء بوقت ۱½ بجے رات وفات پاگئے تھے اور ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی تھی۔

محترم بھائی صاحب کی وفات پر اندرون ملک کے کثیر تعداد احمدی احباب رشتہ داروں اور بیرونی ممالک میں مقیم عزیزوں اور احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ خاکسار اور خاکسار کے برادران۔ خاکسار کے مرحوم بھائی کی بیوہ بیٹوں اور بیٹیوں اور دامادوں اور ہمارے بھانجے چوہدری صلاح الدین احمد کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی و غم خواری کا اظہار فرمایا اور محض للہ ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ ہم جملہ احباب کے اس پُرخلوص اظہار محبت پر از حد ممنون ہیں اور ہمارے دلوں میں اس کی از حد قدر ہے۔

میں اپنی اور اپنے جملہ عزیزوں کی طرف اظہار تعزیت کرنے والے جملہ احباب اور رشتہ داروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نیز اہل ربوہ اور دیگر احباب سے اور خاص طور پر مکرم عزیزم چوہدری لئیق احمد باجوہ صاحب۔ مکرم ملک صفی اللہ صاحب (جنجوعہ) نے بیماری کے ایام میں رات دن تیمارداری کے فرائض ادا کئے)

سب سے درخواست کرتا ہوں کہ محترم بھائی صاحب مرحوم کی مغفرت۔ بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب لواحقین کو صبر دے اور دینی و دنیاوی فلاح سے نوازے۔ اللہ تعالےٰ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے

ثناء اللہ شبلی

(سیکرٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر سیرت النبی کے جلسوں کا انعقاد

سیالکوٹ شہر

مورخہ یکم فروری بعد نماز جمعہ امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم قاری محمد شریف صاحب نے تلاوت قرآن کریم مکرم حکیم محمد اسلم صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "بحسن انسانیت کی حیثیت سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ محترم مولانا نور الحق صاحب انور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے "بلند مقام" کے موضوع پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم فخر الحق صاحب قائد مقامی نے نظم پڑھی۔ آخر میں مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر نہایت شرح اور بسط سے روشنی ڈالی۔ آخر میں امیر صاحب مقامی نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احباب نے نہایت ذوق و شوق سے شرکت کی۔ مستورات کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسے میں شرکت کی۔

ضلع کے دیگر مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

ضلع سیالکوٹ کی اکثر جماعت ہائے احمدیہ میں مورخہ ۳۱ جنوری اور یکم فروری بروز جمعرات جمعہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے اور نہایت شایانِ شان طریق سے پروگرام ترتیب کئے گئے۔ مساجد پر چراغاں کیا گیا بچوں اور عورتوں نے جلسوں میں شرکت کی۔ مربیان سلسلہ اور دیگر خدام و انصار حضرات نے تقاریر کیں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کی اطلاع ملی ہے۔

۱۔ سمبڑیال (۲) سلیم پور (۳) بدوملہی (۴) نارووال (۵) قیام پور
(۶) میعادی نالوں (۷) قلعہ صوبا سنگھ (۸) گھنوکے ججہ (۹) داتا زید کا
(۱۰) ڈسکہ (۱۱) گڈگور (۱۲) ددوملم (۱۳) چندر کے منگولے (۱۴) میانوالی خانانوالی

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے اچھے نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(لطف اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

شیخوپورہ شہر

مسجد احمدیہ میں جسے رنگا رنگ قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مرد و زن کی بہت بڑی تعداد نے اس جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ مکرم امیر صاحب ضلع کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم غلام سرور صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی تین خدام نے ۱۰-۱۰ منٹ تک آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مقالے پڑھے۔ اور آخر میں مربی صاحب مکرم اقبال احمد صاحب نجم نے بعنوان "مظہر اتم الوہیت اور محی صادق حضرت بنی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مقام قاب قوسین کی تشریح بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کی اور واقعاتی لحاظ سے آپ کا مُردہ دنیا کو زندہ کرنا ثابت کیا اور بتایا کہ یہ احیاء موتیٰ کا سلسلہ آپ کے فیض اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا اس پُر مغز تقریر کے بعد صاحب صدر نے نوجوان مقررین کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اہم اعلانات کئے اور جماعت کے احباب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے مربی صاحب کو دعا کے لئے ارشاد فرمایا۔ اور دعا کے ساتھ ہی یہ جلسہ اپنی پوری شان اور آن بان کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی آنکھ میں کچھ عرصہ سے تکلیف ہے چوٹ لگ گئی تھی نظر بند ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بینائی بحال فرمائے۔ (ظہور احمد دار الصدر شمالی ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ملتان

۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو لجنہ اماء اللہ ملتان کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت صدر لجنہ مقامی منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں اور مضامین پڑھے گئے ان مضامین میں حضورؐ کا عورتوں سے سلوک اور آپ کے حسن اخلاق کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ تقریباً تمام احمدی مستورات نے اس جلسہ میں شرکت کی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ چنیوٹ

۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعرات لجنہ چنیوٹ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ چنیوٹ کے گھر منعقد ہوا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت کے بعد متعدد لڑکیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا کلام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں سیرت طیبہ پر مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں "قیدیوں سے سلوک" "غلاموں سے سلوک" "عورتوں کے حقوق" "دشمنوں سے سلوک"

ان تقاریر کے بعد صدر صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ نوشہرہ کینٹ

۳۰ جنوری ۱۹۸۰ء بروز بدھ لجنہ نوشہرہ کینٹ کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ایک مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں الفضل میں سے پڑھا گیا اس مضمون کے بعد سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔

بعد ازاں دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پر پہنچی۔

لجنہ اماء اللہ سرگودھا

یکم فروری ۱۹۸۰ء کو لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ احمدیہ مسجد نیو سول لائن میں منعقد ہوا جس کی صدارت صدر صاحبہ لجنہ سرگودھا نے کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد نظم اور احادیث پڑھی گئیں اس کے بعد آنحضرتؐ کی شان میں تقاریر اور مضامین پڑھے گئے۔ جس میں حضورؐ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ مختلف بہنوں نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر کیں۔

۱۔ محبوب کبریا کی بیماری اور وصال (۲) سیرت النبیؐ (۳) سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم (۴) عظیم ہستی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت جرنیل (۵) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

خدا کے فضل سے اس تقریب میں لجنہ کی بہت سی تعداد نے شرکت کی۔ ناصرات بھی اس میں شریک ہوئیں۔ دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دعائے مغفرت

محترم راجہ غلام مصطفےٰ صاحب امیر جماعت نصیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ۲۳ جنوری کی رات کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ موصوف نہایت دعاگو اور شریف النفس انسان تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے

مرحوم نے اپنے پیچھے ۴ لڑکے اور ایک لڑکی کے علاوہ بہت سے پوتے اور پوتیاں چھوڑی ہیں۔

(ولیہ مدمش جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے والد مرحوم

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ سابق مبلغ غانا مغربی افریقہ)

میرے والدین خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے اور چارکوٹ تحصیل راجوری کے ابتدائی احمدی خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ والد صاحب کا نام عبد الکریم تھا ۱۹۴۲ء میں عالم جوانی میں فوت ہو گئے۔ آپ باقاعدہ کسی سکول وغیرہ میں نہ پڑھے تھے لیکن اپنی محنت اور کوشش سے اردو پڑھنا سیکھ لیا تھا اردو اچھی طرح پڑھ لیتے تھے لکھنے کی مشق نہیں تھی مطالعہ کا بہت شوق تھا قادیان اکثر جلسہ سالانہ پر جایا کرتے اور سلسلہ کی کوئی نہ کوئی کتاب بھی خرید کر لاتے کتابوں کے لئے خاص طور پر ایک الماری بنوائی ہوئی تھی اور ان کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے رات کو دیر تک مطالعہ کرتے اور صبح کے وقت تلاوت قرآن کریم باقاعدہ فرماتے۔ ایک دفعہ مجھ سے قرآن کریم سننا شروع کیا میں نے غلطیاں کیں بہت سخت سست کہا اور سزا بھی دی اور یہ فرماتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے کہ میری تو خواہش تھی کہ خوبصورت آواز سے تلاوت کیا کرے گا اپنی زندگی میں آپ نے صرف ایک ہی دفعہ مجھے قرآن کریم کو صحیح اور اچھی آواز میں نہ پڑھنے پر سزا دی یہ آپ کی پہلی اور آخری سزا تھا۔

تبلیغی مشق:۔ یوم تبلیغ کے موقع پر مجھے تبلیغ ہدایت کے بعض حصے پڑھا کر دوسرے بزرگوں کے ساتھ تبلیغ کے لئے بھیج دیتے کہ یہ حصے تو نے پڑھ کر سنانے ہیں اور کبھی اپنے ساتھ بھی لے جاتے۔ اور اپنی موجودگی میں مجھ سے مجلس میں پڑھواتے اگرچہ مجھے وہ دلائل سمجھ نہ آتے تھے پرائمری سکول کا زمانہ تھا چونکہ آپ مجھے وقف کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے اسی لائن پر میری تربیت کرنے کی کوشش کرتے نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ تہجد بھی ادا کرتے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تہجد میں قیام کی حالت میں اونچی آواز سے قرآنی دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا والی دعا۔ مجھے اس زمانہ کی یاد ہے ایسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو منظوم کلام میں سے وہ دعائیہ اشعار اکثر ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔ جو اولاد کے متعلق ہیں۔ اس زمانہ کے بعض مصرعے یا اشعار مجھے یاد ہیں جو والد صاحب پڑھا کرتے تھے مثلاً

سب کام تو بنائے لڑکے بھی تجھ سے پائے
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری۔ وغیرہ

میرے متعلق آپ کی شدید خواہش تھی کہ مبلغ بنوں خود بھی دعائیں کرتے اپنے دوستوں ملنے والوں اور بزرگوں کو بھی تحریک کرتے۔

آپ کی آخری وصیت

آپ وفات سے پہلے دو تین دن تک نیم بیہوشی کی حالت میں رہے وفات سے پہلے چند گھنٹے پوری طرح ہوش میں آ گئے والدہ صاحبہ کو جو پاس بیٹھی تھیں میرے متعلق وصیت کرتے ہوئے تاکید کی کہ اس کو ہر طرح کوشش کر کے پڑھانا ہے اور وقف کرنا ہے والدہ صاحبہ نے کہا کہ اب تو آپ کی حالت بہتر ہے آپ کو اللہ تعالیٰ صحت دے اس کو انشاء اللہ پڑھائیں گے آپ نے کہا کہ یہ میری آخری وصیت ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ نہ صرف مجھے مبلغ اسلام کے طور پر خدمت دین کی توفیق ملی بلکہ ایک بیٹے نصیر احمد قمر نے بھی جامعہ کا امتحان پاس کر لیا ہے اور دوسرا بیٹا ناصر احمد قمر حافظ قرآن ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں برکت دے مقبول خدمت قرآن کی سعادت حاصل ہو۔ انوار قرآن کو پھیلانے والے ہوں اور عالم باعمل ہوں۔ آمین۔ اور میرے والد صاحب کو ان کے نیک ارادوں کی نیک جزا دے۔ آمین۔

جائزہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ

اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۹ء

پہلی سہ ماہی میں آٹھ لجنات کی طرف سے ناصرات کی مکمل تین رپورٹیں ملیں۔

ربوہ، سانگھڑ، شیخوپورہ، فیصل آباد، پیر محل ضلع فیصل آباد، گجرات، سعد اللہ پور ضلع گجرات اور انور آباد ضلع لاڑکانہ سے موصول ہوئیں صرف اکتوبر اور نومبر کی رپورٹیں احمد نگر، چنیوٹ، کوٹ عبد المالک، سانگلہ ہل، لاہور شہر، کراچی قیادت ۱، کراچی قیادت ۱۲، کھاریاں، گوکھووال ضلع فیصل آباد، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین، بستی شکرانی ضلع بہاولپور، اور قمر آباد ضلع لاڑکانہ، بھابڑہ ضلع سرگودھا صرف ایک رپورٹ مندرجہ ذیل ناصرات سے آئی۔ ملتان شہر، ساہیوال شہر، واہ کینٹ، فتو کے ضلع سیالکوٹ، سرگودھا، بہاولپور شہر، کوٹ گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ، گرمولا ورکاں، محمد آباد سٹیٹ، چنیوٹ، احمد نگر، سیالکوٹ کو خط بھیجے گئے جو رپورٹوں کے متعلق ہدایات اور باقاعدگی سے رپورٹ ارسال کرنے کی تاکید پر مشتمل تھے۔

حسب ارشاد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کہ اس سال ناصرات میں امانت اور دیانت پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے دسمبر کے مصباح میں دیانت امانت کے متعلق اشارات دیئے گئے تاکہ ناصرات کی سیکرٹریوں کو بچیوں کی تربیت میں سہولت رہے۔

بجٹ چندہ ممبری پہلی سہ ماہی ۲۷۵۱/۰۰۔ آمد چندہ ممبری پہلی سہ ماہی ۳۴۵۵/۲۹۔

نتیجہ سہ ماہی اول کل ۳۱ لجنات کی ناصرات سے رپورٹیں ملیں۔ شہری ناصرات۔ ربوہ اول۔ کراچی ۱، کراچی ۱۲ دوم شیخوپورہ اور سانگھڑ سوم۔ قصباتی ناصرات۔ سانگلہ ہل اول۔ پیر محل ضلع فیصل آباد دوم۔ دیہات کی ناصرات۔ انور آباد ضلع لاڑکانہ اول قمر آباد ضلع نواب شاہ دوم۔ بستی شکرانی ضلع بہاولپور سوم۔

سیکرٹری ناصرات مرکزیہ۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان۔ غزوۂ احزاب۔ حجم ۱۰ ہزار الفاظ۔ نقد انعامات اول ۷۰۰/- روپے۔ دوم ۵۰۰/- روپے سوم ۳۰۰/- روپے۔ آخری تاریخ وصول ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

مطالعہ کتب:۔ ماہ فروری کی کتاب تاریخی انتباہ خدام مطالعہ کریں۔

مرکزی سالانہ امتحانات:۔ ۶ جون بروز جمعہ مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ کی تاریخ ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے چھوٹے بھائی عزیزم نصیر احمد چغتائی کو کراچی میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود بشیر احمد چغتائی آف واہ کینٹ کا پوتا اور جی ایم داؤد پٹیل صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔ نیز میری چھوٹی بہن عزیزہ فرزانہ سمیع احمد کو کراچی میں دوسری بچی سے نوازا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کے خادم بنائے آمین۔ (ہومیو ڈاکٹر امینہ نصیر)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم شیخ عبد الرحمٰن صاحب عرصہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(شیخ عبد الرشید مکان ۳۴/۱۷ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میرے داماد عزیزم کرنل عباس خان صاحب کے والد محترم میاں محمد حیات صاحب پیشاب کی بندش کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں حال ہی میں ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں ان کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (کیپٹن محمد سعید پنشنر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کرکے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

(۱) میری بچی نور چشمی امۃ الحفیظ صاحبہ بی۔اے کا نکاح ہمراہ مکرم عزیزم چوہدری محمد یوسف صاحب ایم۔اے ابن چوہدری محمد اسحاق صاحب آف گجرات کے ساتھ مبلغ چھتیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر فاضل نے ۲۹/۱۲/۷۹ کو ربوہ میں پڑھا۔

بعد ازاں ۲/۱/۱۹۸۰ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعا مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کرائی۔ اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(فضل الٰہی سیکرٹری تحریک جدید دار الرحمت غربی۔ رحمت بازار ربوہ)

(۲) محترم ملک سلطان احمد خان صاحب کی بچی عزیزہ شاہدہ ثمرین صاحبہ کی تقریب رخصتانہ محترم ملک صاحب کے مکان واقع کنری ضلع تھرپارکر ۱۲ نومبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح مکرم چوہدری فضل عمر صاحب ولد چوہدری جمال دین صاحب تاجر آف ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کے ہمراہ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کنری میں پڑھا تھا۔

بارات ۱۲ نومبر ۱۹۷۹ء کو ٹنڈو غلام علی سے آئی جس میں غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے۔ مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری کی آمد پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم شیخ رشید احمد صاحب نے کلام محمود سے چند دعائیہ اشعار پڑھے۔ اس کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔

۱۳ نومبر کو مکرم جمال دین صاحب نے اپنے مکان واقع ٹنڈو غلام علی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ عزیزہ شاہدہ ثمرین مکرم ملک غلام قادر خان صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی۔ اور عزیزم چوہدری فضل عمر مکرم حکیم نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے کامیاب۔ مبارک اور بابرکت و ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

(محمود احمد منیب مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

(۳) مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء کو محترم مولوی عبد السلام صاحب طاہر فاضل مربی جماعت احمدیہ کراچی نے اس عاجز کے بھتیجے عزیزم مکرم شیخ افتخار احمد صاحب (ابن محترم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مبرورہ احمد صاحبہ سلمہا بنت محترم چوہدری نذیر احمد صاحب آف کراچی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ ہال کراچی میں کیا۔

عزیزم افتخار احمد صاحب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم و مغفور آف کوئٹہ کے پوتے۔ شیخ محمد دین صاحب مرحوم و مغفور مختار عام صدر انجمن احمدیہ کے نواسے اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کے بھانجے ہیں۔

عزیزہ مبرورہ احمد سلمہا ڈاکٹر محمودہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی بیٹی اور حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے [illegible] ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(شیخ محمد حنیف۔ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

(۴) میرے فرزند عزیزم سلیم اختر خاں کا نکاح مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک مسجد دار الذکر [illegible] عبد اللطیف صاحب ستکوہی نے ہمراہ عزیزہ شبنم صاحبہ دختر ۲۲

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کے لئے ضروری اعلان

۱۔ جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو۔ اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اس کی وصیت منسوخ ہو جائے۔ ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں:۔

ا:۔ منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب:۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام باقاعدہ ادا کرتے رہے ہوں۔

ج:۔ دینی تصدیق۔ جائیداد و آمد کی موجودہ تفصیل بتصدیق جماعت مقامی بھجوائی جائے۔

۲۔ جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو تو اس کی وصیت کی بحالی کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے اس کمی کو بھی پورا کرے۔ یہ بہرحال ضروری ہوگا کہ وہ عرصہ منسوخی میں چندہ عام ادا کرتا رہا ہو۔ نیز دینی تصدیق۔ جائیداد و آمد کی موجودہ تفصیل بتصدیق جماعت مقامی بھی بھجوائے۔ ان تمام کوائف کے پورا ہونے پر وصیت کی بحالی پر مجلس کارپرداز غور کرسکے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

۱۔ سالانہ مرکزی امتحانات تینوں معیاروں کے ۶ جون کو ہوں گے۔ تمام ممبرات لجنہ ابھی سے تیاری کریں۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔

۲۔ ماہ فروری کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے۔ تمام ممبرات لجنہ اس کا مطالعہ کریں اور صدر صاحبات ماہوار رپورٹ میں اس مطالعہ کی انفرادی تعداد کا بھی ذکر کریں۔

(سیکرٹری تعلیم)

دانتوں کے امراض کا علاج

اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHEA قیمت/-15

اینٹی کیریز ANTI CARIES. " /-15

پائیوریا منجن PYORRHEA POWDER " /-15

ٹوتھ کیور TOOTH CURE. " /-2

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ) پاکستان

لاہور کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ

ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

شاندار کلیرنس سیل

۱۰ فروری تا ۲۹ فروری

امریکی جارجٹ پلین۔ گرم چادریں۔ ہر قسم کے ریشمی و سوتی کٹ پیس۔ فلیٹ و باڈر پرنٹ ریشمی و سوتی سلک پلین و پرنٹ۔ بوسکی۔ ٹائیرڈون آئرش لین۔ کیمرک پرنٹ۔ ہیر پرنٹ۔ پردہ کلاتھ پر رعائتی سیل لگائی گئی ہے۔ احباب اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ عبد المومن

مومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار

ربوہ۔ فون نمبر ۵۱۷

۲۲۔ مکرم قمر دین صاحب مرحوم ساکن کرشن نگر لاہور بعوض دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین

محمد خان نیازی

۲/۱۳ توحید پارک مغل پورہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴